

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين
وعلى آله وأصحابه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين. أما بعد!
قابل احترام صدر جلسہ، مہمانانِ خصوصی، معزز علمائے کرام، حاضرین عظام اور عزیز طلبہ
الحمد لله۔ مدرسہ رحمانیہ مانجرونہ آج اپنا آٹھواں سالانہ اجلاس منعقد
کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جس میں آپ حضرات کی آمد یقیناً قابل مبارکباد ہے اور یہ
ہمارے لیے سعادت کی بات ہے کہ نجوم ہدایت کا ایک کہکشاں ہمارے سامنے جلوہ افروز ہے،
خصوصاً ہمارے اجلاس کے صدر محترم پیر طریقت حضرت مولانا صلاح الدین سیفی صاحب
دامت برکاتہم العالیہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی آمد کو ہمارے لیے باعث خیر بنائے۔
آپ حضرات نے ہماری دعوت کو شرف قبولیت سے نوازا اور اپنا قیمتی وقت فارغ
کرتے ہوئے دور دراز اور اطراف و اکناف سے سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے
اجلاس ہذا میں شرکت کی زحمت گوارا فرمائی، بلاشبہ یہ مدرسہ رحمانیہ سے محبت و عقیدت کا ثبوت
ہے، لہذا باب مدرسہ آپ کی اس سعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور دل کی گہرائی سے آپ کا
استقبال کرتے ہیں، خوش آمدید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہمیشہ باقی رکھے اور اس اجلاس کو
باعث خیر و برکت اور باعث مغفرت بنائے۔

آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

روداد

مدرسہ رحمانیہ مانجرونہ

رجسٹر نمبر: 334 (B)

بموقع

آٹھواں سالانہ اجلاس عام

منعقدہ: ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۱ مئی ۲۰۱۶ء بروز سنیچر

پیش کردہ:

مفتی نذیر احمد یونس کرجیکرو اراکین مدرسہ رحمانیہ مانجرونہ

پیغام

کسی بھی فرد قوم یا جماعت کی بقاء اور وجود کے لئے ہوش مندی کے ساتھ بیدار رہنا ضروری ہے۔ جس قوم کے افراد اپنے مستقبل سے بے خبر ہو کر اپنے قومی و ملی حالات سے ان دیکھی کر کے زندگی گزارتے ہیں وہ کبھی بھی عافیت سے نہیں رہ سکتے بالخصوص ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے اتنا گہرا رشتہ ہونا چاہیے کہ ہر شخص دوسرے کے دکھ درد میں ایسے ہی شریک ہو جیسے کے اپنے ذاتی معاملے میں دلچسپی لیتا ہے اس سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسان مثالوں کے ذریعے امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔ ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا۔ (مسلم شریف ۳۲۱/۲) یعنی مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے ایسا ہے جیسے ایک عمارت، جو ایک دوسرے سے اس طرح مربوط ہوتی ہے کہ ہر حصے کو دوسرے حصے سے تقویت ملتی ہے اسی طرح تمام مسلمانوں کو آپس میں متحد اور مجتمع ہو کر ایک دوسرے کو قوت پہنچانے کا جذبہ اپنے دل میں رکھنا چاہیے۔

اور ایک دوسری روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مثل المؤمنين في توادهم و تراحمهم و طعافهم مثل الجسد اذا اشتكى منه عضو تداعى سائر الجسد بالسهر والحمى (مسلم شریف ۳۲۱/۲) یعنی ایک دوسرے سے محبت کرنے دلی کرنے اور میل جول رکھنے میں سب مسلمانوں کا حال ایک بدن کی طرح ہے اگر بدن کے کسی حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو پورا بدن بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو کر اس تکلیف میں شریک ہو جاتا ہے (مثلاً آنکھ میں چھین ہو تو پورا بدن بے چین ہوگا اور سر میں درد ہو تو پورے بدن کا سکون جاتا رہے گا) یہی معاملہ ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ ہونا چاہیے کہ اگر دنیا کے کسی خطے میں کسی

مومن کو تکلیف پہنچے یا اس پر ظلم کیا جائے یا اسکی حق تلفی کی جائے تو جس مسلمان تک بھی اس کی خبر پہنچے اس کا دل بے چین ہو جانا چاہیے اور جس طرح بھی ہو سکے اپنے مظلوم اور مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ آج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان قیمتی ہدایات پر کما حقہ عمل نہیں کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں میں ہر سطح پر اختلاف اور انتشار کا دور دورہ ہے نسلی قومی اور مذہبی اختلافات نے پوری مسلم قوم کو بے وزن اور کھوکھلا بنا کر رکھ دیا ہے۔ ہر جماعت سطحی مفادات کو اصل مقصود بنا کر دوسری جماعت کو زیر کرنے کے درپہ ہے اور حد تو یہ ہے کہ مشترک اجتماعی مسائل میں بھی مل بیٹھ کر جدوجہد کرنے کا جذبہ مفقود ہے۔ اس صورت حال میں عزت و سر بلندی اور کامیابی کی امید رکھنے کو خود فریبی کے سوا کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

اس لئے آج ضرورت ہے کہ مستقبل کے خطرات کا اندازہ کر کے ان کے تدارک کی کوششیں برابر جاری رکھی جائیں۔ اور قوم کے حوصلوں کو زندگی اور تازگی بخشنے کے انتظامات کئے جائیں۔ کیونکہ اگر ہمتیں پست ہو گئیں اور لوگ حوصلہ ہار بیٹھے تو پھر انجام بخیر نہیں ہو سکے گا۔ لہذا ملت کو پست ہمتی سے نکالنا اور اس میں اپنے تحفظ و بقاء کے لئے قربانی دینے کے جذبات کو فروغ دینا لازم ہے۔ غزوہ احد میں عارضی شکست سے جب بعض حضرات صحابہؓ مایوس ہوئے اور ان کی ہمتیں جواب دینے لگیں تو اللہ رب العزت نے ان کو بلکہ تمام اہل ایمان کو اس اپنے ارشاد سے حوصلہ بخشا۔ ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين۔

مومن کی شان یہ ہے کہ وہ سخت سے سخت حالات میں بھی ہمت نہ ہارے، بلکہ پورے عزم و حوصلہ کے ساتھ مقابلہ کرنے کا جذبہ رکھے، جو قوم حوصلہ بلند رکھتی ہے، اس پر دشمن کی تدبیریں اثر انداز نہیں ہو سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وان تصبروا وتتقوا لا يضركم كيدهم شيئاً (آل عمران: ۱۲۰)
اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو، تو ان کے فریب سے تمہارا کچھ نہ بگڑے گا۔

اس آیت میں صبر سے مراد استقامت اور بیدار مغزی ہے جب ملت اس استقامت کے ساتھ تقویٰ اور خوفِ خدا کو شامل کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اُسے زیر نہیں کر سکتی، آج ہمارے دشمنوں کی تمام تر کوششیں اسی نکتہ پر مرکوز ہیں کہ کس طرح مسلمانوں کو خواب غفلت میں مدھوش کیا جائے اور انھیں نفسانی لذتوں میں مبتلا کر کے تقویٰ سے محروم کیا جائے۔ سارے عالم میں مدارس اور دینی محنتوں کے خلاف نام نہاد الزامات اور طعن و تشنیع کے پیچھے بھی یہی ذہن کار فرما ہے؛ کیوں کہ اس گئے گزرے دور میں یہی مکاتب و مدارس مسلم قوم میں بیداری اور انابت الی اللہ اور دین داری کے جذبات پیدا کرنے کی محنتیں انجام دے رہے ہیں اور جب تک یہ محنتیں ہوتی رہیں گی، دشمنوں کی تمنائیں ہرگز رنگ نہ لائیں گی اور ان کے خواب ان شاء اللہ شرمندہ تعبیر نہ ہوں گے۔

مدرسہ رحمانیہ مانجرونہ

اللہ کے فضل و کرم اور آپ حضرات کی مخلصانہ دعاؤں کے طفیل مدرسہ رحمانیہ مانجرونہ اپنی عمر کے بارہویں سال کے سفر میں ہے۔ اکابرین امت کے ہاتھوں لگایا ہوا یہ ننھا پودا اب پھل دار درخت بن چکا ہے، اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے، الحمد للہ یہاں طلبہ کرام کی ایک جماعت اپنے سینوں میں اللہ کی مقدس کتاب کو محفوظ کرتی ہے، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مدرسہ رحمانیہ نے اس قلیل مدت میں امت کو حفاظ کی ایک جماعت مہیا کی، الحمد للہ اس سال بھی کل ۵۷ حفاظ حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں، اب تک کل ۲۸ طلبہ نے مدرسہ میں حفظ کی تکمیل کی ہے، جو ایک جانب رمضان

المبارک میں تراویح میں علاقہ کی مختلف مساجد میں اپنی خوش الحان آواز میں قرآن کریم سناتے ہیں، تو دوسری طرف ان میں سے اکثر حفاظ قرآن کریم کے معانی و مطالب کو سمجھنے کے لیے دیگر مدارس میں زیر تعلیم ہیں۔

مدارس دینیہ کا ہر ممکن تعاون ایک مومن کا فریضہ اور تعلیمات اسلامیہ کا تقاضہ ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں مدارس سے جڑے رہنے کی اور اس کی فکر کو اپنی فکر بنانے کی توفیق عطا فرمائے، نیز اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے جان و مال سے تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

حضرات گرامی! مدارس دینیہ میں دن بدن طلبہ کی کھپتی ہوئی تعداد یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے، اس سے ہمارے اکابرین ملت متفکر ہیں کہ کفر و الحاد، بے حیائی اور بد اخلاقی کے طوفان میں یہ ٹٹماتے ہوئے چراغ کہیں اپنا دم نہ توڑ دیں، لہذا ہم کو مدارس دینیہ میں جانی و مالی خدمات کے ساتھ اپنے نو نہالوں اور سپوتوں کے ذریعہ سے تعاون کرنا بھی وقت کا بہت ہی بڑا تقاضہ ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری اولاد کو سچا اور پکا مسلمان بنائے رکھنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اس لیے ہم اکابرین امت کے ذریعے آپ حضرات سے خصوصی درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے ہوشیار و ذہین بچوں کو مدارس میں بھیج کر ان کی تعلیم و تربیت کا موقع فراہم کریں اور انھیں دین کے داعی و سپاہی بنائیں۔

مدرسہ رحمانیہ کا تعلیمی نظام

مدرسہ میں چونکہ اطراف و اکناف سے وہ طلبہ آتے ہیں جو حفظ قرآن کا عزم رکھتے ہیں، لہذا ان کی تربیت اور ناظرہ قرآن کی تصحیح کے لیے شعبہ دینیات اور شعبہ حفظ کا نظم ہے۔

شعبہ دینیات

یہ ایک سالہ نصاب ہے، جس میں طلبہ کو تجوید کی رعایت کے ساتھ ناظرہ قرآن مکمل کرایا جاتا ہے، تاکہ آئندہ صحت کے ساتھ حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال ہو سکیں، نیز عقائد، سیرت اور مسائل کی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے، فی الحال درجہ دینیات میں ۹ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

شعبہ حفظ

اس شعبہ میں حفظ کی تعلیم، مخارج کی ادائیگی اور مختصر قواعد کے ساتھ دی جاتی ہے اور طلبہ کو تجوید کی رعایت کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کا مکلف بنایا جاتا ہے، اس شعبہ میں طلبہ کی ذہانت کے اعتبار سے وقت درکار ہوتا ہے، بعض ذہین طلبہ بہت جلد حفظ قرآن سے مشرف ہوتے ہیں، تو بعض طلبہ کے لیے کچھ تاخیر ہوتی ہے۔ فی الحال درجہ حفظ میں ۱۹ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

☆ گزشتہ سالوں میں سند فراغت حاصل کرنے والے حفاظ کرام کی اسمائے گرامی ☆

۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء میں تکمیل حفظ کی سعادت حاصل کرنے والے طلبہ کرام کے اسمائے گرامی

نمبر شمار	اسمائے حفاظ کرام	جائے سکونت	تعلقہ
۱	حافظ مستقیم شوکت روئیکر	مور بہ	مان گاؤں
۲	حافظ عیسیٰ عبدالقادر بندر کر	دہولی، کونڈ	مانگاؤں
۳	حافظ اعظم اسلم بندر کر	دہولی، کونڈ	مانگاؤں

۱۴۳۰ھ مطابق ۲۰۰۹ء میں تکمیل حفظ کی سعادت حاصل کرنے والے طلبہ کرام کے اسمائے گرامی

نمبر شمار	اسمائے حفاظ کرام	جائے سکونت	تعلقہ
۱	حافظ حذیفہ نور محمد کرچیکر	مانجر ونہ	مان گاؤں

۲	حافظ نعمان محبوب شیخ	مہاڈ	مہاڈ
۲	حافظ عبدالعظیم بلال داتے	باغ مانڈلہ	شر پور دھن
۴	حافظ معین الدین حسین کونڈ ویکر	سائی	مانگاؤں
۵	حافظ الیاس اسماعیل جلاؤنکر	نظام پور	مانگاؤں

۱۴۳۱ھ مطابق ۲۰۱۰ء میں تکمیل حفظ کی سعادت حاصل کرنے والے طلبہ کرام کے اسمائے گرامی

نمبر شمار	اسمائے حفاظ کرام	جائے سکونت	تعلقہ
۱	حافظ مبین صادق شیخ	گوونڈی	مہبئی
۲	حافظ ربیعان اسحاق سنگے	مانجر ونہ	مانگاؤں
۳	حافظ سفیان حسین لوکھنڈے	نظام پور	مانگاؤں

۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء میں تکمیل حفظ کی سعادت حاصل کرنے والے طلبہ کرام کے اسمائے گرامی

نمبر شمار	اسمائے حفاظ کرام	جائے سکونت	تعلقہ
۱	حافظ سلیمان عمر ولیے	مانجر ونہ	مان گاؤں
۲	حافظ شاداب اکبر راہٹوکر	تلا	تلا
۳	حافظ مشتاق عبدالمجید راہٹوکر	تلا	تلا

۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۳ء میں تکمیل حفظ کی سعادت حاصل کرنے والے طلبہ کرام کے اسمائے گرامی

نمبر شمار	اسمائے حفاظ کرام	جائے سکونت	تعلقہ
۱	حافظ منصور احمد میٹکر	حال خورد	کھوپولی

مدرسہ کے اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی

۱	مولانا ابراہیم عبداللہ کرچیکر
۲	مولانا شبیر عبدالرحمن صالح

مدرسہ رحمانیہ کی علمی و ثقافتی سرگرمیاں

سمرکمپ

حفظ قرآن کی نسبت پر مخصوص طلبہ ہی عصری تعلیم سے فارغ ہو کر مدرسہ کا رخ کرتے ہیں، ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد عصری درس گاہوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی ہے۔ مدرسہ کی جانب سے ان طلبہ کے لیے گرمی کی تعطیلات میں ایک مختصر کورس کے ساتھ تعلیم کا نظام کیا جاتا ہے، الحمد للہ ہر سال کی طرح اس سال بھی مدرسہ رحمانیہ میں ۳۵ روزہ ۱۵ اپریل سے ۲۰ مئی تک سمرکمپ کا انعقاد کیا گیا، الحمد للہ اس میں ۷۷ بچوں نے داخلہ لیا، اور سمرکمپ کا نصاب مکمل کیا، ان میں سے ۹ طلبہ نے سورہ یٰسین شریف اور دو طلبہ نے سورہ ملک مکمل حفظ بھی کی ہے۔ ان کے علاوہ طلبہ کی تعلیم و تربیت کے لیے مدرسہ نے تین اساتذہ کا تقرر کیا تھا، جنہوں نے نہایت انہماک و محنت سے ان طلبہ پر محنت کی۔

مسابقات رحمانیہ:

”مسابقہ“ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور سبقت لے جانے کو کہتے ہیں، مسابقات کا انعقاد ایک ایسی خوبصورت اور دلکش تدبیر ہے، جس کے ذریعے طالب علم اپنے آپ کو سب سے بہتر، سب سے برتر اور سب پر فائق رہنے کی کوشش کرتا ہے، اور اس کے لیے وہ شب و روز بہ رضا و رغبت محنت و مشقت برداشت کرتا ہے تاکہ وہ دوسروں پر سبقت لے جاسکے۔

۲	حافظ مدثر اسماعیل راؤت	موربہ	مانگاؤں
۲	حافظ قاسم اسماعیل ہرنیکر	مانجروہ	مانگاؤں
۳	حافظ بلال اسماعیل مستری	نانورہ	مانگاؤں
۵	حافظ عبدالواجد عبدالغفار راہٹویلکر	سائی	مانگاؤں

۱۴۳۵ھ مطابق ۲۰۱۴ء میں تکمیل حفظ کی سعادت حاصل کرنے والے طلبہ کرام کے اسمائے گرامی

نمبر شمار	اسمائے حفاظ کرام	جائے سکونت	تعلقہ
۱	حافظ سہیل نثار پٹیل	ووا	پنویل
۲	حافظ عمار شوکت ہرنیکر	مانجروہ	مانگاؤں
۲	حافظ جمیل ظہور ناڑکر	موربہ	مانگاؤں
۳	حافظ مزمل محمد لاڈگے	کنجولی	مہاڈ

۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۶ء میں تکمیل حفظ کی سعادت حاصل کرنے والے طلبہ کرام کے اسمائے گرامی

نمبر شمار	اسمائے حفاظ کرام	جائے سکونت	تعلقہ
۱	حافظ فراز سلیم تاج	لونشی	مانگاؤں
۲	حافظ حذیفہ فیروز ہنیر کر	ہرنی	داپولی، رتناگیری
۲	حافظ احمد بشیر مجاور	جسولی	شریوردھن
۴	حافظ نوید علی فرفرے	مانجروہ	مانگاؤں
۵	حافظ مدثر شکیل باغوان	مہاڈ	مہاڈ

تقابل کا یہ نظام نام بدل کر آج دنیا کے تمام میدانوں میں نظر آتا ہے، جہاں صرف تعریف و ستائش کے جذبے، امتیازی شان پانے کے شوق اور انعام کے حصول کی تمنا کے سوا کچھ نظر نہیں آتا، لیکن علمی مسابقات ایک ایسے فطری اور شرعی عمل کا اظہار ہے جس کے ذریعے طالب علم دنیا میں کچھ حاصل کرے یا نہ کرے؛ مگر آخرت کی کامیابی یقینی ہے اور ایک مسلمان کے لیے اس سے بڑھ کر اور کون سی کامیابی ہو سکتی ہے، اسی مقصد کے پیش نظر مدرسہ رحمانیہ میں اس سال مندرجہ ذیل مسابقات کا انعقاد کیا گیا، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مسابقة القرآن الكريم:

اس مسابقہ میں امتیازی نمبرات لانے والے طلبہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

اول: فراز سلیم تاج دوم: حذیفہ فیروز ہنیر کر سوم: احمد بشیر مجاور

مسابقہ حمد و نعت:

اس مسابقہ میں امتیازی نمبرات لانے والے طلبہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

اول: حذیفہ فیروز ہنیر کر دوم: ارباز حسن جلاگ و نکر سوم: اسحاق عبدالجید جلاگ و نکر

علماء و ائمہ کا جوڑ:

۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ مطابق ۹ مارچ ۲۰۱۶ء بروز سنہرے مدرسہ رحمانیہ میں وفاق المدارس خطہ کوکن کی فکروں پر علماء و ائمہ کا ایک جوڑ رکھا گیا، جس کی صدارت جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کے استاذ تفسیر و حدیث حضرت مولانا محمد بن عمر گجراتی دامت برکاتہم نے فرمائی، جس میں پورے خطے سے الحمد للہ ۳۸ علماء و ائمہ شریک ہوئے، مفتی اخلاق لانے ناظم وفاق المدارس نے آئے ہوئے علماء کرام کا استقبال کیا، اخیر میں صدر جلسہ مولانا محمد

صاحب نے اپنے جامع خطاب میں ”اہل علم کا مقام اور ان کی ذمہ داریاں، خدمت دین کے راستے میں مجاہدہ و صبر اور دنیا و آخرت میں اس کے ثمرات بیان فرمائے، نیز ائمہ و معلمین کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلانے کے لیے خصوصی نصیحتیں فرمائیں اور آپ کی دعاؤں پر اس مجلس کا اختتام ہوا۔

کیریر گائیڈنس پروگرام

مدرسہ رحمانیہ میں تعلیمی، تربیتی اور سماجی بیداری پر مشتمل ایک روزہ عظیم الشان سیمینار ۲۴ اپریل ۲۰۱۶ء کو منعقد کیا گیا ہے، جس میں سمکیمپ کے طلبہ کے ساتھ ساتھ بستی و اطراف کے عصری تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ، ان کے سرپرستوں اور جماعت المسلمین کے ذمہ داروں کو مدعو کیا گیا تھا، ماشاء اللہ تمام طبقات نے اس دعوت کو قبول کیا اور حاضر ہو کر بھرپور استفادہ کیا۔ اس سیمینار کی صدارت ازہر کوکن جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کے صدر مفتی، مفتی نذیر احمد کر جیکر نے فرمائی، جلسہ کا آغاز مدرسہ رحمانیہ کے طالب علم حافظ حذیفہ ہنیر کر کی تلاوت کلام اللہ سے ہوا، حمد باری حافظ سیف کر دیکر اور نعتیہ اشعار حافظ حذیفہ نے بہترین لب و لہجہ میں سامعین کے گوش گزار کی، اس کے بعد مفتی فرید احمد نے سیمینار کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا: اس وقت ملت اسلامیہ تعلیمی سماجی، اقتصادی اور سیاسی ہر میدان میں دوسری قوموں سے پیچھے رہ گئی ہے، ناموافق حالات کے باوجود ہمیں پر امید ہونا، مایوسی اور ناامیدی سے اپنے آپ کو بچانا اور مثبت فکر و عمل کے ساتھ اللہ کے بھروسے پر اپنی محنت جاری رکھنا ضروری ہے، اسلامی تعلیمات میں ہمیں یہی پیغام ملتا ہے اور ہمارے اکابرین کا یہی طریقہ کار رہا ہے، اور ہمارا یہ سیمینار اسی مایوسی اور غفلت سے نکلنے کی ایک اہم تحریک ہے، اس کے بعد سیمینار کے مقرر خصوصی پروفیسر معروف بشیر نے اپنے خصوصی خطاب میں فرمایا کہ مسلمانوں کی ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ان کی تعلیمی پستی ہے، امت کی معاشی، سیاسی، اخلاقی اور سماجی ترقی کے لیے ہر فرد کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔ نیز آپ نے

عورتوں اور بچوں کو خصوصی خطاب کر کے فرمایا کہ تفریحی میلوں اور بلا ضرورت بازاروں اور شاپنگ سینٹروں میں جانے سے گریز کیا جائے۔

سماجی خدمت گار جناب مناف واٹر کرنے قومی یکجہتی اور منفی قدروں کی تبدیلی پر خاص زور دیا، امت کی پسماندگی کی وجوہات میں سے ایک اہم وجہ ہماری شادیوں کا پر تکلف ہونا ہے، ہم پر ضروری ہے کہ اپنی شادیوں کو سادہ بنائیں، نیز آپ نے کوئی برادری سے اپنی زمینوں کو نہ بیچنے کا مشورہ دیا، اس کے لیے ہمیں مسئلہ فلسطین سے سبق لینے کی ضرورت ہے۔

پروفیسر عارف عثمانی نے فرمایا: پہلے آپ اپنے بچوں کو مسلمان بنائیں، پھر اس کے بعد انھیں دنیوی اعلیٰ تعلیم سے ہمکنار کرائیں، دین داری کے بغیر خالص دنیوی تعلیم انھیں ارتداد تک بھی پہنچا سکتی ہے، آپ نے امت کے نوجوانوں کو فن و کالت اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔

پرنسپل طاہر شاہ صاحب نے اپنے کلیدی خطاب میں والدین اور اساتذہ کرام کو اپنے منصب کی عظمت کا احساس دلایا، والدین کی لاپرواہی کی وجہ سے آج نوجوان نسل نشہ کی لت میں مبتلا ہو رہی ہے، اس لعنت سے بچانے میں والدین اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، اپنی اولاد کو خصوصاً اپنی بچیوں کو زیور حیا سے آراستہ کرنا یہ ہماری ذمہ داری ہے، اس باب میں غفلت کی وجہ سے آج ہمارے معاشرے میں شادی سے پہلے معاشرے تو درکنار شادی کے بعد بھی غیر شرعی تعلقات کے واقعات رونما ہو رہے ہیں، جو ہمارے ماتھے پر ایک بدنماداغ ہے۔

پروفیسر اعجاز اوت نے اپنے مختصر خطاب میں طلبہ کو مختلف زبانوں میں مہارت حاصل کرنے اور خیر کے کاموں میں ہمیشہ آگے بڑھنے کی تلقین کی۔

مفتی نذیر نے اپنے مختصر مگر جامع خطبہ صدارت میں فرمایا کہ علم کے ساتھ عمل کے لیے تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۱) والدین کا صالح ہونا (۲) اساتذہ کا صالح ہونا (۳) دوست و احباب کا نیک ہونا۔ مفتی صاحب کی دعا پر اس سمینار کا اختتام ہوا۔

آمد و خرچ برائے یکم اپریل ۲۰۱۳ء تا ۳۱ مارچ ۲۰۱۴ء

نمبر شمار	آمد	نمبر شمار	خرچ	نمبر شمار	خرچ
۱	عطیہ	۱	مدرسہ وسائل (سہولیات)	۱	۲,88,446 00
۲	زکوٰۃ	۲	جلسہ و پروگرام	۲	3,09,204 00
۳	طلبہ کی خوراک فیس	۳	جزیرہ	۳	3,05,750 00
۴	داخلہ فیس	۴	تنخواہ (مدرسہ علمہ)	۴	1,300 00
۵	یونین بینک سے نکالے گئے	۵	مدرسہ ہاسل و اسٹیشنری	۵	7783 00
۶	بقایا گذشتہ	۶	امتحان	۶	300 00
۷		۷	نقل و حمل (ٹرانسپورٹ)	۷	1,931 00
۸		۸	جنرل پوسٹ (ڈاک خرچ)	۸	725 00
۹		۹	مدرسہ مرمت و دیکھ بھال	۹	10,035 00
۱۰		۱۰	مطبخ	۱۰	7,233 00
۱۱		۱۱	کال سٹار و سامان	۱۱	39,291 00
۱۲		۱۲	پاؤ، دودھ، چائے	۱۲	1,57,519 00
۱۳		۱۳	کراندہ سامان	۱۳	32,518 00
۱۴		۱۴	کلاں برلاشٹے مہرے، مچھلی، انڈے	۱۴	40,165 00
۱۵		۱۵	اینڈھن (گیس، بکڑی وغیرہ)	۱۵	19,663 00
۱۶		۱۶	سہریلیا و بھل	۱۶	63,279 00
۱۷		۱۷	چار پانچ، میچ، لکڑا	۱۷	3,371 00
۱۸		۱۸	آؤٹ فیس	۱۸	7,850 00
۱۹		۱۹	کلیڈر (کالہا و سینگ)	۱۹	51,330 00
۲۰		۲۰	بجلی	۲۰	88015 00
۲۱		۲۱	بجلی کا سامان	۲۱	5380 00
			یونین بینک (ڈپازٹ) میں بھرے گئے		
			دیگر اخراجات		
			املاک		
			کل اخراجات		
			بقایا آئندہ		
			کل میزان		

اپیل

محترم حضرات دیگر مدرسہ کی طرح مدرسہ رحمانیہ کی آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں، بس اللہ کے بھروسے اور امت کے محیر حضرات کے تعاون سے مدرسے کی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے، اس بڑھتی ہوئی مہنگائی کے زمانے میں مدرسہ رحمانہ کا ماہانہ خرچ تقریباً ۵۵ ہزار تک پہنچ چکا ہے، جسمیں بچوں کے طعام و قیام اور دیگر ضروریات کا انتظام کیا جاتا ہے، یاد رہے کہ تعمیرات پر ہونے والا خرچ اس کے علاوہ ہے۔

Madrasa-e-Rehmaniya Majrona
At Post Majrona, Tal. Mangaon ,
Dist. Raigad

آمد و خرچ برائے یکم اپریل ۲۰۱۲ء تا ۳۱ مارچ ۲۰۱۵ء

نمبر شمار	آمد	رقم	نمبر شمار	خرچ	رقم
۱	عطیہ	4,39,761 00	۱	مدرسہ وسائل (سہولیات)	3,250 00
۲	زکوٰۃ	4,31,613 00	۲	جلسہ پروگرام	3,960 00
۳	طلبہ کی خوراک کی فیس	2,64,410 00	۳	جنریٹر	1,995 00
۴	داخلہ فیس	800 00	۴	تنخواہ (مدرسہ عملہ)	1,85,450 00
۵	یونین بینک سے نکالے گئے	--	۵	مدرسہ ہاسٹل واشیٹرنی	10,400 00
۶	دیگر ذرائع آمدنی	1,64,482 00	۶	مدرسہ دو انیاں	150 00
۷	بقایا گذشتہ	1,84,897 72	۷	نقل و حمل (ٹرانسپورٹ)	3,350 00
			۸	پوسٹ (ڈاک خرچ)	1,001 00
			۹	مدرسہ مرمت و دیکھ بھال	2,35,074 00
			۱۰	متفرق اخراجات	2,282 00
			۱۱	پاؤ، دودھ، چائے	39,494 00
			۱۲	کرائہ سامان	1,07,762 00
			۱۳	گوشت، مرغی، مچھلی، انڈے	41,928 00
			۱۴	ایدرھن (گیس، بکڑی وغیرہ)	26,946 00
			۱۵	سبزیاں و پھل	26,303 00
			۱۶	تنخواہ (مطبخ)	1,09,755 00
			۱۷	آڈٹ فیس	8,427 00
			۱۸	کمپیوٹر (ڈاٹا پروسیسنگ)	8,427 00
			۱۹	بجلی	56,080 00
			۲۰	جائیداد ٹیکس	2,500 00
			۲۱	یونین بینک (ڈپازٹ) میں بھرے گئے	5,60,000 00
				کل اخراجات	14,39,792 00
				بقایا آئندہ	46,171 72
	کل میزان	1485963 72		کل میزان	1485963 72